تاثرات

افسوس ہے سال رواں کی ۲۱ اور ۲۲ مارچ کی درمیانی شب کو برصغیر پاک وہند کے نامور شاعر جناب احسان دانش وفات پا گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

احسان دانش تقریباً ستر سال پیشتر ہندوستان کے قصبہ کاندھلہ میں پیدا ہوئے جو یوپی کے ضلع مظفر نگر کا مشہور قصبہ ہے۔ وہ ایک غریب خاندان کے فرد تھے اور غربت کی حالت میں زندگی کا آغاز کیا، لاہور آئے اور محنت مزدوری کرنے لگے۔ پنجاب یونیورسٹی کی تعمیر اور شاہی قلعے کی مرمت میں انھوں نے مزدور کے طور پر کام کیا۔ وہ شملہ پہاڑی میں مالی بھی رہے۔ وہ مزدور شاعر کی حیثیت سے مشہور تھے۔

مرحوم ایک عرصے سے بیمار تھے۔ لیکن عزم وارادے کے مضبوط اور اپنے کام میں مصروف رہنے کے عادی تھے۔ ان کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی بعض نظموں اور غزلوں کے ترجمے روسی، انگریزی اور چینی زبان میں بھی کیے گئے ہیں۔ انھوں نے نظم ونثر میں کوئی بیس کتابیں لکھیں جو اہل علم میں مقبول ہیں۔

احسان دانش مرحوم سادہ زندگی بسر کرتے تھے، تکلفات سے انھیں کوئی تعلق نہ تھا، ان میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ نماز روزے کے پابند تھے۔ ان کے حلقۂ احباب اور ادبا وشعرا میں انھیں بڑی قدر ومنزلت حاصل تھی۔

موت اور قبر سے متعلق ان کے چند شعر قابل ملاحظہ ہیں:

مجھے عادت ہے اپنے گھر نمازِ شام پڑھنے کی — میری میت کو دفنا دو غروبِ شام سے پہلے

جو کھٹے قبر کے خالی ہیں انھیں مت بھولو — جانے کب کون سی تصویر لگا دی جائے

ہم جب اٹھ جائیں گے یہ عقدہ بھی وا ہو جائے گا — رونقِ محفل چراغوں کے علاوہ ہم بھی ہیں

ان کی موت سے ادب وشعر کی دنیا میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔